(۱)

الاستفتاء

بسم الله الرحمان الرحيم

الحمدلله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى وبعد ما تقول علماء الشريعته الغراء فی مسئلته اختلاف عدم اعتبار المطالع واعتبارها والاول هوظاهر الروايةوهوالاحوط وعليه الفتوى كما فى المتون والشروح والفتاوى وعليه اتفاق الاحناف والمالكيه والحنابله واليه ذهب بعض الشافعيه كما فى ردالمحتاركتاب الصوم وفى زبدة الاحكام لقاضى القضاة سراج الدين الهندى كمافى جامع الرسائل من كلام الاكابرالرسالة السادسة عشرة وكما فى اوجزالمسالک الى موطا امام مالک وبذل المجهودشرح ابى داودومنهاج السنن على الترمذى وغيرهامن كتب المذهب والثانى مختارالشوافع كماقال الشيخ احمدعلى سهارنبورى فى حاشيته على الترمذى واليه ذهب صاحب الزيلعى شارح الكنزوصاحب التجريدوشارح القدورى وشارح النقايه من الاحناف واما ما نقل الحافظ ابن عبدالبرالمالكى والعلامه ابن الرشد المالكي فى بداية المجتهدالاجماع على اعتبارالمطالع فاجاب عنه الشيخ العلامه خليل احمدفخرالمحدثين فى بذالمجهودوتلميذه بركة عصره الشيخ محمدزكرياكاندهلوى فى اوجزالمسالک بقول القاضى ابن العربى المالكى بانه خلاف اقوال مشائخنافعلم منه ايضاانه اجماع المالكيه لا اجماع المذاهب الاربعه كما فهم منه البعض.

﴿ایک کتاب قراردادیں اورسفارشات﴾ جس پرعلامہ الشیخ جسٹس مفتی محمدتقی عثمانی کانام بھی لکھا ہے اس کتاب میں تیسرا اجلاس میں ... قرارداد منظور کی اگرکسی ایک شہرمیں چاند نظر آنے کاثبوت مل جاے توتمام مسلمانوں پراسکے مطابق عمل لازم ہوگااوراختلاف مطالع کااعتبارنہیں کیا جاے گا ... حدیث میں "صوموا" اور "افطروا" کاخطاب تمام انسانوں کیلیے عام ہے

ويعتبرخبر تلغراف اى البرق كما فى المعجم الوسيط والفتوى الكامليه ص۲۸۵

(۲)

﴿نوٹ﴾ کیا سعودی کے ٹیلیفون اورریڈیو کا خبر معتبر ہے یعنی طریق موجب ہے یانہیں اگرمعتبر نہیں ہے توپاکستان کے ریڈیوکا خبرکیسا معتبر ہے

بینوا مع الادلة التفصیلیه توجروا

المستفتی مولوی محمدشاہ بلوچستانی

(جواب منسلک ہے)
سوال نمبر (۲۹) صفحہ کی لیشت
پر ملاحظہ ہو۔

دارالافتاء
فتوی نمبر ۱۲/۱۳۰۹
مورخہ ______
جامعۃ العلوم الاسلامیہ ... کراچی

[الا ستفتا]

بسم الله الرحمان الرحيم

ما تقول العلماء فى المسئلة المسماة[ب]الاستشهادفى الجهاد بطريقة معروفة عنداهله هل هى جائزة املا واذاكانت جائزة فهل مشروطة ام مطلقة بينوا توجروا

[الافتاء والاستبشار]

هى جائزة بشروط اولهاان تكون نية الشخص المعهود سواء كان رجلا اوامراءة محضالله تعلى وثانيها لاتكون الطريقة المعهودة مع ازدحام الناس من المسلمين بل تكون على الكفرة الفجرة المتجاوزة علينا وعلى معاونيهم فالحاصل الاحتياط والحذرمن عدم المبالاة قال الامام حجة الاسلام احمدبن على ابوبكر الرازى الجصاص كان امام حنفيةفى عصره فى تفسيره احكام القرآن فى تفسيرقوله تعلى [وانفقوافى سبيل الله ولاتلقوابايديكم الى التهلكة]بعدتحقيق انيق[مالفظه]فامااذاكان فى تلف نفسه منفعة عائدة على الدين فهذامقام شريف مدح الله به اصحاب النبى ﷺ تفسيرالجصاص

صفحه٣٦١/ج١/سورةالبقرة باب فرض الجهاد

وقال الامام الفقيه ابوالفتح ظهيرالدين عبدالرشيدبن حنيفه بن عبدالرزاق الولوالجى المتوفى بعد سنه٥٤٠ه فى فتاواه الولوالجيه كتاب السير[ص٢٨٣ج٢] مالفظه لان جعل النفس عرضة للهلاك جائز لاعزازالدين انتهى فوجه الاستدلال على ماذكرنا من الشرطين ظاهر

ماتقول علماء الشريعة البيضا فى هذاالافتاء

المستفتى مولوى محمدشاه ممرى

دار الافتاء
فتوی نمبر ______
مورخہ ______

نوٹ:- اگر فتوی ضرورت سے پہلے پہلے
مل جائے تو بہت اچھا ہوگا

الجواب حامداً و مصلیاً

(۱)...... مذکورہ صورت میں حنفیہ کی ظاہر الروایۃ ، مالکیہ اور حنابلہ کا مسلک یہی ہے کہ اختلاف مطالع معتبر نہیں ہے، اسلئے اگر تمام ممالک یا کم از کم اسلامی ممالک اس تجویز پر متفق ہو جاتے ہیں، تو اس پر عمل کرنا جائز ہے، بلکہ اس زمانے میں اس تجویز پر عمل کرنا زیادہ اہمیت رکھتا ہے، کیونکہ آج کل دنیا سمٹ گئی ہے، ایک ہی دن میں سعودی عرب یا اور کسی ملک میں جانا چند گھنٹوں کی بات ہے، اگر صبح کو کوئی شخص سعودی عرب میں ہے تو دوپہر کو پاکستان میں ہے، اور شام کو کسی اور ملک میں، لہٰذا ایسے حالات میں اگر کسی ملک میں عید ہو اور کسی ملک میں رمضان ہو تو بڑی دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے، اور جمہور کے مسلک پر عمل کرنے میں یہ دشواریاں درپیش نہیں ہوں گی، تاہم عملی طور پر جمہور کے مسلک اور ظاہر الروایۃ پر عمل نہ کرنے کی دو وجہیں ہیں :

ایک یہ کہ بلاد بعیدہ میں اگر اختلاف مطالع کا اعتبار نہ کریں، تو یہ ممکن ہے کہ کسی وقت کسی شہر میں مہینہ ۲۸ یا ۳۱ دن کا ہو جائے ، اور سعودی عرب کا مطلع پاکستان سے مختلف ہونا بار بار کے مشاہدات سے ثابت ہے۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ اس میں حرج ہے، کیونکہ مثلاً اگر پاکستان میں چاند نظر نہ آیا تو انتظار کیا جائے گا کہ شاید امریکہ میں نظر آجائے ، اگر وہاں چاند نظر آگیا تو پاکستان میں سحری کا وقت ختم ہو چکا ہوگا ، اور بنگلہ دیش میں دن طلوع ہو چکا ہوگا، ممکن ہے وہاں لوگوں نے کھایا پیا ہو، اس کے بعد اگر امساک کر بھی لیں ، تو روزہ نہیں ہوگا، اس حرج سے بچنے کے لئے بلاد بعیدہ میں اختلاف مطالع کا اعتبار کیا گیا ہے۔

نیز بلادِ بعیدہ میں بہت سارے مشاہیر و مشائخ نے اختلافِ مطالع کا اعتبار کیا ہے، اور متاخرین حنفیہ نے بھی بلادِ بعیدہ میں اختلافِ مطالع کو راجح قرار دیا ہے، اور فقہاءِ حنفیہ میں سے علامہ زیلعی رحمہ اللہ، علامہ کاسانی رحمہ اللہ، وغیرہ نے اسی کو ترجیح دی ہے، اور ہمارے اکابرین میں سے علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ، علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ، اور مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ، اور علامہ یوسف بنوری رحمہ اللہ نے اسی کو اختیار فرمایا ہے، تاہم بلاد بعیدہ اور قریبہ کا کیا معیار ہے؟ اس کے بارے میں کوئی حد معین نہیں، اگر چہ بعض اکابرؒ نے اس کی تحدید فرمائی ہے، مثلاً حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ تعالی نے اس کی یہ تحدید فرمائی ہے، کہ اگر اختلافِ مطالع کا اعتبار نہ کرنے سے دونوں شہروں میں ایک دن سے زیادہ کا فرق پڑتا ہو، تو اس صورت میں اختلاف مطالع معتبر ہے، کیونکہ اس صورت میں مہینہ یا تو اٹھائیس کا

ہوجائے گا، یا اکتیس کا ہوجائے گا، جس کی نظیر موجود نہیں، لیکن یہ معیار متفق علیہ نہیں، اس لئے اس میں بہتر وہی ہے جس کو حضرت شاہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا کہ "فمحمول الی المبتلی به لیس له حد معین" (ماخذہ رجسٹر نقل فتاوی ۱۰/۶۴۳، ۳۰/۷۰۹)

(۱) علامہ کاسانی رحمہ اللہ تعالی:

ولو صام اهل بلد ثلاثين يوما وصام اهل بلد آخر تسعة وعشرين يوما فان صوم اهل ذلك البلد برؤية الهلال وثبت ذلك عندقاضيهم اوعدواشعبان ثلاثين يوما ثم صاموا رمضان فعلى اهل البلد الآخر قضاء يوم لانهم افطروا يوما من رمضان لثبوت الرمضانية برؤية اهل ذلك البلد وعدم رؤية اهل البلد لايقدح فى رؤية اولئك اذالعدم لايعارض الوجود وان كان صوم اهل ذلك البلد بغير رؤية هلال رمضان اولم تثبت الرؤية عندقاضيهم ولاعدوا شعبان ثلاثين يوما فقد اساء وا حيث تقدموا رمضان بصوم وليس على اهل البلدالآخر قضاء ه لما ذكرنا ان الشهر قديكون ثلاثين وقد يكون تسعة وعشرين، هذا اذا كانت المسافة بين البلدين قريبة لاتختلف فيها مطالعهم فاما اذا كانت بعيدة فلايلزم احدالبلدين حكم الآخر لان مطالع البلاد عند المسافة الفاحشة تختلف فيعتبر فى اهل كل بلد مطالع بلدهم دون البلد الآخر الخ (۸۳/۲)

(۲) علامہ زیلعی رحمہ اللہ تعالی:

والاشبه ان يعتبر لان كل قوم مخاطبون بما عندهم وانفصال الهلال عن شعاع الشمس يختلف باختلاف الاقطار كما ان دخول الوقت وخروجه يختلف باختلاف الاقطار حتى اذا زالت الشمس فى المشرق لايلزم منه ان تزول فى المغرب وكذا طلوع الفجر وغروب الشمس بل كلما تحركت الشمس درجة فتلك طلوع فجر لقوم وطلوع شمس لاخرين وغروب لبعض و نصف ليل لغيرهم ـــ والدليل على اعتبار المطالع ماروى عن كريب ان ام الفضل بعثه الى معاوية بالشام فقال: فقدمت الشام وقضيت حاجتها واستهل على شهر رمضان وانا بالشام فرايت الهلال ليلة الجمعة ، ثم قدمت المدينة فى آخر الشهر ، فسئلنى

Scanned by CamScanner

ذریعہ ہوجائے، تو اس کی اطلاع ریڈیو یا ٹیلیفون کے ذریعہ سے کرنا درست ہے، اور اس خبر کے مستفیض ہونے کی صورت میں اس کے مطابق عمل کرنا بھی درست ہے، (اور حکومتی سطح پر جو مرکزی رؤیت ھلال کمیٹی قائم کی گئی ہے اس میں علماء اور ماہرین شامل ہیں اور اس کمیٹی کو چونکہ حکومت کی طرف سے ولایت حاصل ہے، اگر اس کو شرعی شہادت مل جاتی ہے، اور اس کی بنیاد پر وہ رؤیت ہلال کی اطلاع ریڈیو کے ذریعہ کرتے ہیں، تو اس خبر کے مطابق عمل کرنا درست ہے)۔

جہاں تک سعودی عرب کے اندر رؤیت ہلال کے ثبوت تعلق ہے، تو وہاں کی رؤیت اہل پاکستان کیلئے معتبر نہیں ہے، کیونکہ سعودی عرب بلاد بعیدہ میں سے ہے اور وہاں کا مطلع کا پاکستان کے مطلع سے مختلف ہونا بار بار کے مشاہدات سے ثابت ہے، اسلئے سعودی عرب کے ٹیلیفون اور ریڈیو کی خبر اہل پاکستان کیلئے معتبر نہیں.

(۳)......اس کے لئے منسلکہ تحریر ملاحظہ فرمائیں. واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

محمد حسان سکھروی عفا اللہ عنہ

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۹/ذوالقعدۃ / ۱۴۳۱ھ

۱۸/اکتوبر / ۲۰۱۰ء

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ۱۲/۱۳۰۹
مورخہ ۹/۱۱/۳۱
۱۸/۱۰/۱۰

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف غفر اللہ

۹/۱۱/۱۴۳۱ھ

مفتی